# آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

## ای مارکنگ نوٹس برائے 'اردو لازمی' ایس ایس سی سالِ دوم، سالانہ امتحانات ۲۰۲۳ء

**تعارف:**

اس رپورٹ میں طلبہ کے ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تأثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں شامل ہیں، جو دیے گئے تأثرات کی توجیہ کرتی ہیں۔ برائے مہربانی اس بات کو مدِّ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تأثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور ناقص جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں، جب کہ اس دستاویز میں شامل کیے گئے طلبہ کے جوابات دیے گئے تأثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

**ای مارکنگ نوٹس:**

یہ رپورٹ امتحانی پرچے میں شامل ہر سوال پر طلبہ کی کارکردگی پر ممتحِنوں کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہ رائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے بہتر اور ناقص جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتحِنوں کے مجموعی تأثرات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن میں رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات بہ طورِ مثال دیے گئے ہیں۔

ایس ایس سی سالِ دوم کا اردو لازمی کا پرچہ دوم پانچ سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک اور سوال نمبر دو، کے بالترتیب تین تین اجزا ہیں۔ یہ دونوں سوالات درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' برائے دسویں جماعت سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ پرچے کے اس حصّے میں مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔ سوال نمبر تین، چار اور پانچ مفصل جوابی سوالات (ERQs) ہیں جو بالترتیب تبصرہ نگاری، تخلیقی تحریر اور خط نویسی سے متعلق ہیں۔ اس تحریری امتحان میں لکھے گئے مواد کی مناسبت، درست زبان کا استعمال، جملوں اور پیروں (اقتباسات / پیراگراف) کے درمیان ربط اور تبصرہ نگاری، مضمون نویسی / رودادِ سفر اور خط نویسی کی درست ساخت کے استعمال کی جانچ ہوتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ سوالات ایسے انداز میں پوچھے جاسکتے ہیں کہ جن سے کسی حاصلِ تعلم (SLO) کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کے اطلاق کی بھی جانچ ہو۔ طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کو دیے گئے نمبرات (Marks) دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں، جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ نمبرات (Marks) کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلمی حاصلاتِ طلبہ (SLOs) میں استعمال ہونے والے کلماتِ امریہ (Command Words) سے واقف ہوں کیوں کہ یہ کلماتِ امریہ (Command Words) سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ! یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام سوالات میں کلماتِ امریہ (Command Words) استعمال نہیں ہوتے بلکہ 'کیوں'، 'کیسے' اور 'کیا' جیسے سوالیہ الفاظ بھی سوالات کا حصّہ ہوسکتے ہیں۔

## عمومی تبصرہ:

اس امتحانی پرچے میں زیادہ تر طلبہ نے اکثر سوالات میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بالخصوص درسی کتاب 'مجموعۂ نظم ونثر' کے اسباق (منظوم و منثور) سے معلومات پر مبنی سوالات اور اپنے مشاہدے / مطالعے اور روزمرہ زندگی سے واقعات اور آرا تحریر کرنے سے متعلق سوالات کے بہتر جوابات تحریر کیے گئے۔ عبارت فہمی، شعر کی تشریح اور شعری اصطلاحات کی تعریف بیان کی گئیں۔ تبصرہ نگاری، تخلیقی تحریر اور خط نویسی میں بھی عمدہ تحریریں سامنے آئیں۔ تاہم! کچھ جوابات اِس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ طلبہ سوال کے متن کو سمجھنے میں ناکام رہے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ کچھ طلبہ کو سوالات میں استعمال کیے گئے کلماتِ امریہ (Command Words) کے مطابق اپنے جوابات کو پیش کرنے میں دشواری پیش آئی۔ اصنافِ ادب کی تعریف سے آگاہی حاصل کرنے پر بھی خاص توجہ درکار ہے۔

**توجہ فرمائیے! اس دستاویز میں طلبہ کی طرف سے تحریری جوابات کے جو عکس شامل کیے گئے ہیں، ان میں کسی قسم کی ترمیم و تصحیح (جیسے کہ قواعد، املا، ترتیب اور حقائق پر مبنی معلومات وغیرہ) نہیں کی گئی ہے۔**

## تفصیلی تاثرات

### مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) اور مفصل جوابی سوالات (ERQs)

| سوال نمبر 1 (الف) | |
|---|---|
| سوال | ''ایک فرشتۂ رحمت آسمان سے نازل ہوا۔۔۔ اس نے بار بار اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور رحمتِ الٰہی پر توکل کر کے نگاہ کو اُسی کی آس پر لگا دیا۔ اس کا نام 'صبر و تحمل' تھا۔ ابھی وہ اس کوہِ مصیبت کے پاس آکر بیٹھا ہی تھا جو کوہِ مذکور خود بہ خود سمٹنا شروع ہوا۔۔۔ پھر اس نے ہر شخص کو اصلی اور واجبی بوجھ اُٹھا اُٹھا کر دینا شروع کیا اور ایک ایک کو سمجھاتا گیا کہ نہ گھبراؤ اور بردباری کے ساتھ اُٹھاؤ۔ ہر شخص لیتا تھا اور اپنے گھر کو راضی رضامند چلا جاتا تھا۔''<br>(مجموعۂ نظم ونثر: 'انسان کسی حال میں خوش نہیں رہتا' از: محمد حسین آزاد)<br>درج بالا اقتباس میں 'صبر و تحمل' کو ایک جیتے جاگتے کردار کی صورت میں پیش کرتے ہوئے انسان کی زندگی میں 'صبر و تحمل' کی اہمیت کی عکاسی کی گئی ہے۔ آپ اپنے تجربے یا مشاہدے سے کوئی ایک ایسا واقعہ تحریر کیجیے کہ جس میں کسی پریشانی یا مصیبت میں 'صبر و تحمل' سے کام لیا گیا ہو۔ نیز اُس کا نتیجہ بیان کیجیے۔ |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر) | 2.2.10 |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | کسی عبارت کا مطالعہ کر کے اس پر اپنا استدلال دے سکیں۔ |
| کُل نمبر | 3 |
| تفہیمی سطح | اطلاق |
| نِکات برائے جانچ | • سوال کے مطابق واقعے میں کوئی پریشانی یا مصیبت ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ |

| | |
|---|---|
| | • اس پریشانی میں صبر و تحمل واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• نیز نتیجہ بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ |
| مجموعی کارکردگی | اس سوال کے جواب میں زیادہ تر طلبہ نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یہ سوال آپ کی درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' سے ماخوذ ایک اقتباس کی روشنی میں اطلاق پر مبنی تھا، جس میں طلبہ نے اپنی زندگی کے مشاہدے / تجربے / مطالعے سے کوئی ایک ایسا واقعہ تحریر کرنا تھا، جس میں 'صبر و تحمل' کا عملی مظاہرہ اور اُس کا نتیجہ موجود ہو۔ اکثر طلبہ اس سوال کی نوعیت کو بہتر طور پر سمجھ کر موزوں جواب تحریر کرپائے۔ البتہ! جو طلبہ سوال کی نوعیت اطلاقی اعتبار سے نہ سمجھ سکے وہ موزوں جواب تحریر نہیں کرسکے۔ کہیں کہیں خوش خطی کی کمی بھی بہت محسوس ہوئی۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات میں طلبہ نے جامع اور واضح انداز میں اپنی زندگی کے مشاہدے / تجربے / مطالعے سے ایسا واقعہ تحریر کیا جو کہ صبر و تحمل کی عمدہ مثال تھا۔ اکثر طلبہ نے عبارت کو بہ خوبی سمجھا اور سوال کی نوعیت کو جانا اور اسی تناظر میں صبر و تحمل سے متعلق واقعے / تجربے / مطالعے کو واضح طور پر قلم بند کیا اور اُس کا نتیجہ بھی بیان کیا گیا۔ طلبہ کی جانب سے جو واقعات تحریر کیے گئے اُن میں: ''تنگ دستی، روزمرہ ضروریات میں کمی، جسمانی معذوری، بیماری اور بے روزگاری وغیرہ۔'' عناصر بالخصوص شامل رہے۔ املا کی اغلاط نہ ہونے کے برابر رہیں۔ جواب تحریر کرنے کے لیے دی جانے والی سطور کا بہترین استعمال کیا گیا۔ طلبہ نے عمدہ الفاظ کا انتخاب کیا، جس سے عبارت آراستہ نظر آئی۔ |
| بہتر جواب کا عکس | ایک دفعہ کا ذکر ہے جب میں بارہ سال کی تھی جو تو میرا چھوٹا بھائی ہسپتال میں ایڈمٹ تھا<br>ان روز رمضان کا مہینہ چل رہا تھا اور میں اپنی نانی کے گھر رکنے کے لیے چلی گئی تھی کیونکہ میری امی بھی<br>بھی میرے بھائی کے ساتھ ایڈمٹ تھیں. اس دوران میں نے اللہ پر کامل بھروسہ رکھا اور صبر و تحمل<br>سے کام لیا. میں ہر وقت اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھایا کرتی اور رحمتِ الٰہی پر توکل کر کے اور<br>اس سے دعا کرتی کہ میری امی اور میرا بھائی دونوں صحتیاب ہو جائیں اور بس اپنی نگاہ<br>کو امی کی آس پر لگا دیا کرتی. یہ رمضان میری زندگی کا سب سے مشکل رمضان تھا جس میں<br>میں نے بہت صبر سے کام لیا. نیز اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میرے دونوں عزیز (امی اور بھائی)<br>کو اللہ نے صحت یاب کر دیا اور اب ہم ہنسی خوشی اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں. اور اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں |
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں طلبہ اِس سوال کو اچھی طرح سمجھنے سے قاصر رہے اور سوال میں دیے گئے اقتباس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے صبر و تحمل کے حوالے سے اپنے تجربے / مشاہدے / مطالعے سے کوئی واقعہ بیان کرنے کی بہ جائے اُس اقتباس پر تبصرہ کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ نیز بے ربط جملوں نے بھی جواب کے تاثر کو نقصان پہنچایا۔ سوال کے جواب کے لیے دی گئی سطور کا موزوں انداز میں استعمال نہیں کیا گیا۔ یاد رہے! امتحانی پرچے میں جس سوال کے جواب کے لیے جو سطور دی جاتی ہیں انھیں سطور میں ہی اُس سوال کا جواب مکمل کرنا ہوتا ہے۔ نیز اضافی کام کے لیے دیے جانے والے صفحات (Rough Pages) پر موجود تحریر کو بہ طورِ جواب تسلیم نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا اساتذہ اس حوالے سے طلبہ کو ضرور آگاہی فراہم کریں۔ |

| ناقص جواب کا عکس | |
|---|---|
| | 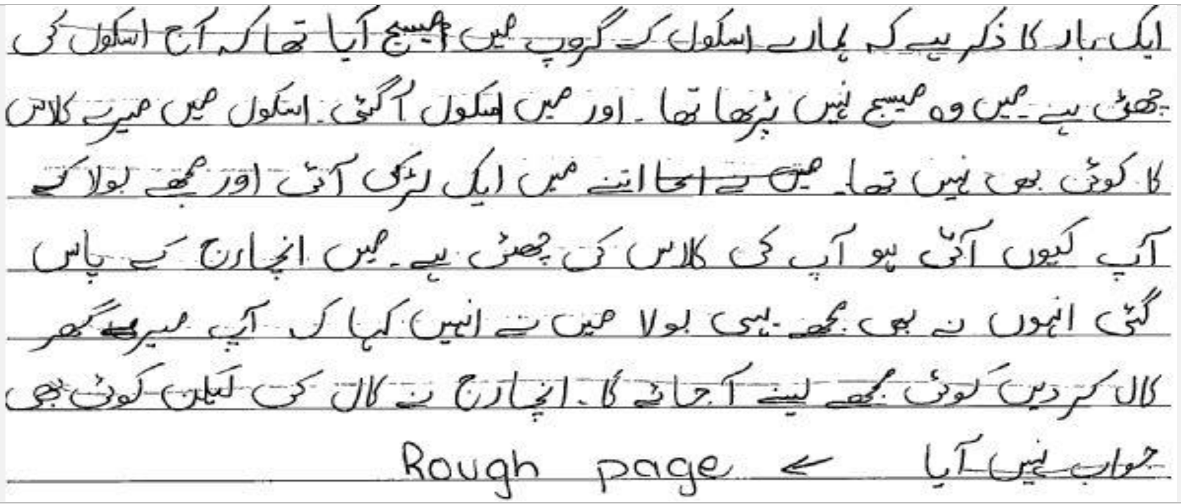 |

ایک بار کا ذکر ہے کہ ہمارے اسکول کے گروپ میں میسج آیا تھا کہ آج اسکول کی
چھٹی ہے۔ میں وہ میسج نہیں پڑھا تھا۔ اور میں اسکول آ گئی۔ اسکول میں میرے کلاس
کا کوئی بھی نہیں تھا۔ میں نے احاطے میں ایک لڑکی آئی اور مجھے بولا کہ
آپ کیوں آئی ہو آپ کی کلاس کی چھٹی ہے۔ میں انچارج کے پاس
گئی انہوں نے بھی مجھے یہی بولا میں نے انہیں کہا کہ آپ میرے گھر
کال کر دیں کوئی مجھے لینے آجائے گا۔ انچارج نے کال کی لیکن کوئی بھی
جواب نہیں آیا ← Rough page

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** طلبہ کو درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر، برائے دسویں جماعت' کے اسباق کی تدریس میں اس اعتبار سے بھی سمجھایا جائے کہ یہاں متن میں سے جو مرکزی خیال سامنے آرہا ہے یا جو نکتہ / بات بیان ہوئی ہے اُسے اپنی عملی زندگی کے تناظر میں کس طرح دیکھا جاسکتا ہے۔ نیز اطلاق پر مبنی سوال کو سمجھنے کی بھی مشق کروائی جائے، تاکہ امتحانی پرچے میں اس نوعیت کے سوالات کو سمجھنے میں کامیابی رہے۔

| سوال نمبر 1 (ب) | |
|---|---|
| سوال | ”ابّا اور امّاں کی اونھ ۔۔۔ یہ کہ بچہ ابھی فیل ہوا ہے، دل ٹوٹا ہوا ہے۔ ذرا کچھ کہا تو ایسا نہ ہو کہ رو رو کر اپنی جان ہلکان کرے یا کہیں جا کر ڈوب مرے۔ غرض اس اونھ نے صاحب زادے کی تعلیم کا خاتمہ بالخیر کیا۔‘ (مجموعہ ٔنظم ونثر: 'اونھ' از: مرزا فرحت اللہ بیگ)<br>دیے گئے اقتباس کے پیشِ نظر ایسی صورتِ حال کہ بچہ امتحانات میں فیل ہو جائے تو والدین کو کون سے مُثبت اقدامات اُٹھانے چاہییں؟ کوئی دو اقدامات تجویز کیجیے۔ |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر) | 2.3.5 |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | اخبارات اور رسائل کے کسی بھی متن کو اپنے علم کے مطابق جانچ سکیں اور اس پر اپنی رائے لکھ سکیں۔ |
| کُل نمبر | 2 |
| تفہیمی سطح | اطلاق |
| نِکات برائے جانچ | • والدین کی جانب سے اُن کے بچے کے امتحان میں فیل ہو جانے پر اُٹھائے جانے والے ایک مُثبت قدم کے بارے میں رائے دینے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔ |
| مجموعی کارکردگی | اس سوال کے جوابات میں اکثر طلبہ کی جانب سے عمدہ آرا سامنے آئیں۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال میں مطلوب کے مطابق سوال میں دیے گئے اقتباس کے پیشِ نظر امتحان میں بچے کی ناکامی کی صورت میں والدین کے لیے مثبت اقدامات اُٹھانے کی تجاویز کو بڑی دور اندیشی کے ساتھ پیش کیا۔ طلبہ کی جانب سے جو آرا سامنے آئیں اُن میں سے چنیدہ آرا یہ ہیں: ”(۱) اپنے بچے سے بات کر کے اس کی ناکامی کا سبب جاننا چاہیے۔ (۲) اساتذہ سے مل کر اپنے بچے کی تعلیمی کمزوریوں سے آشنا ہونا چاہیے۔ (۳) اپنے بچے پر نظر رکھنی چاہیے کہ وہ ایسے دوستوں سے دور رہے جو اسے تعلیم سے دور کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔ (۴) اپنے بچے کو اچھے طالبِ علم دوستوں کی صحبت میں رہنے کی نصیحت کرنی چاہیے۔ (۵) اپنی مصروفیات میں سے اپنے بچے کے لیے بھی وقت نکال کر اس کی تعلیمی سرگرمیوں سے باخبر رہنا چاہیے وغیرہ۔“ سوال میں موجود کلمہ ٔامر یہ 'رائے دینا' کے تقاضے کو بہ خوبی نبھایا گیا۔ جواب میں اقدامات (آرا) کو نِکات کی صورت میں واضح طور پر علیحدہ علیحدہ تحریر کیا گیا۔ فیصلہ سازی کے حوالے سے طلبہ کی بہتر اور مثبت سوچ کا مشاہدہ رہا۔ |
| بہتر جواب کا عکس | 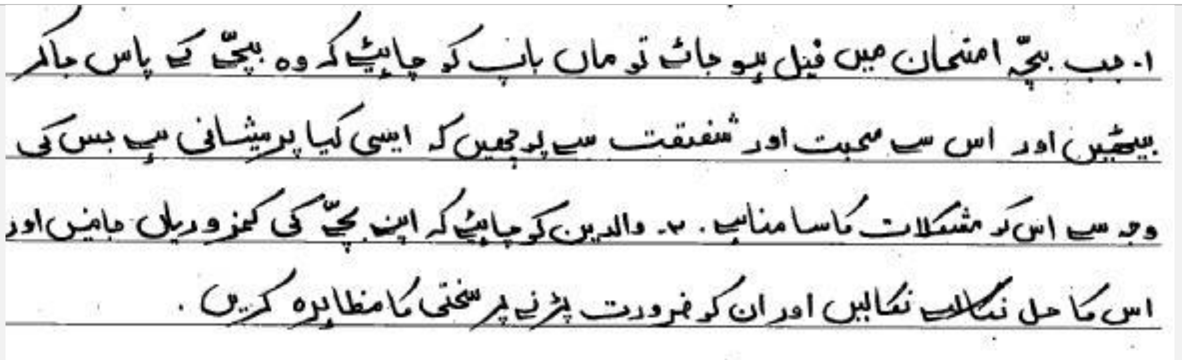 ۱۔ جب بچہ امتحان میں فیل ہو جائے تو ماں باپ کو چاہیے کہ وہ بچے کے پاس جاکر بیٹھیں اور اس سے محبت اور شفقت سے پوچھیں کہ ایسی کیا پریشانی ہے جس کی وجہ سے اس کو مشکلات کا سامنا ہے۔ ۲۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچے کی کمزوریاں جانیں اور اس کا حل نکالیں اور ان کو ضرورت پڑنے پر سختی کا مظاہرہ کریں۔ |

| | |
|---|---|
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں طلبہ نے والدین کی جانب سے اُن کے بچے کی امتحان میں ناکامی پر اُٹھائے جانے والے اقدامات کو موزوں انداز میں تحریر نہیں کیا۔ غیر واضح اور غیر متعلقہ آرا سامنے آئیں۔ بعض طلبہ سوال میں دیے گئے اقتباس کو ہی نہ سمجھ سکے اور سوال کو بھی پیشِ نظر نہ رکھا، جس کی بنا پر ایسے طلبہ عمومی طور پر 'اونھ' کی کیفیت کو بیان کرتے رہے۔ املا کی اغلاط اور بے ربط جملوں نے بھی تحریر کے اچھے تأثر کو متأثر کیا۔ |
| ناقص جواب کا عکس | اونھ ایک بہت خراب عمل ہے اونھ سے انسان برباد ہو جاتا ہے اُس نے اندر غرور، گھمنڈ آجاتا ہے جس سے وہ کسی کو آپنے سے بڑا نہیں سمجھتا ہے اونھ انسان کو کھوکلا کر دیتا ہے۔ یہ ایک بیماری سے کم نہیں۔ |

**بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):**

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ ٔنظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** اساتذہ حسبِ ضرورت زیرِ مطالعہ سبق کے اہم نِکات / مرکزی خیال کے ضمن میں کمرۂ جماعت میں ہی طلبہ کے درمیان مباحثے کی سرگرمی کو تدریسی منصوبہ بندی میں شامل رکھیں۔ یہ سرگرمی طلبہ کو کسی معاملے پر غور و فکر کرنے، اتفاق کرنے یا اختلاف رکھنے، درست فیصلہ کرنے اور مفید تجاویز / مشورہ دینے کے قابل بنائے گی۔

| سوال نمبر 1 (ج) | |
|---|---|
| سوال | اردو اصنافِ ادب 'سوانح نگاری' اور 'خاکہ نگاری' کے مابین فرق کے حوالے سے دو نِکات بیان کیجیے۔ |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر) | 2.3.9 |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | اصنافِ ادب کی تعریف اور اُن کے فرق کو واضح طور پر تحریر کر سکیں۔ |
| کُل نمبر | 2 |
| تفہیمی سطح | سمجھنا |
| نِکات برائے جانچ | • سوانح نگاری اور خاکہ نگاری کے مابین فرق بیان کرتے ہوئے ایک نکتہ بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔ |
| مجموعی کارکردگی | اس سوال کے جواب میں طلبہ نے کچھ زیادہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ وہ ہی طلبہ موزوں جواب تحریر کر سکے جو اصنافِ ادب کی تعریف سے آشنا تھے۔ ایسے طلبہ بھی رہے جو نثری اصناف 'سوانح نگاری' اور 'خاکہ نگاری' کے بنیادی فرق کو سمجھنے سے ہی قاصر رہے۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات میں طلبہ نے واضح طور پر سوال میں دی گئی نثری اصنافِ ادب 'سوانح نگاری' اور 'خاکہ نگاری' کے فرق کو تحریر کیا۔ ان اصناف کے موازنے کے حوالے سے جو نِکات تحریر کیے گئے اُن نِکات کا خلاصہ دیا جا رہا ہے، ملاحظہ فرمایئے: (۱) سوانح نگاری کا موضوع 'شخص' ہوتا ہے، جب کہ خاکہ نگاری کا موضوع 'شخصیت' ہوتا ہے۔ (۲) سوانح نگاری میں کسی شخص کی ولادت سے وفات تک کے حالات یا اگر وہ شخص حیات ہے تو اُس عہد تک کے حالاتِ زندگی زمانی ترتیب کے اعتبار سے بیان کیے جاتے ہیں، جب کہ خاکہ نگاری میں شخصیت کی زندگی کے کسی ایک یا اہم پہلوؤں کو قلم بند کیا جاتا ہے جس سے ان کی شخصیت کے اہم خد و خال نمایاں ہوں۔ (۳) سوانح نگاری میں عموماً معلومات اور تحقیقی مواد کو اہمیت حاصل ہوتی ہے، جب کہ خاکہ نگاری میں مشاہدے اور تخلیقی حسن کا زیادہ سے زیادہ حصہ ہوتا ہے۔ (۴) سوانح نگاری میں مصنف ترتیب شدہ اصول و ضوابط کا پابند رہتا ہے۔ جب کہ خاکہ نگاری میں نئے نئے تخلیقی عناصر اور اسالیب شامل ہو سکتے ہیں۔'' مذکورہ بالا نِکات طلبہ کے اپنے الفاظ میں درست جوابات کا حصہ نظر آئے۔ |
| بہتر جواب کا عکس | 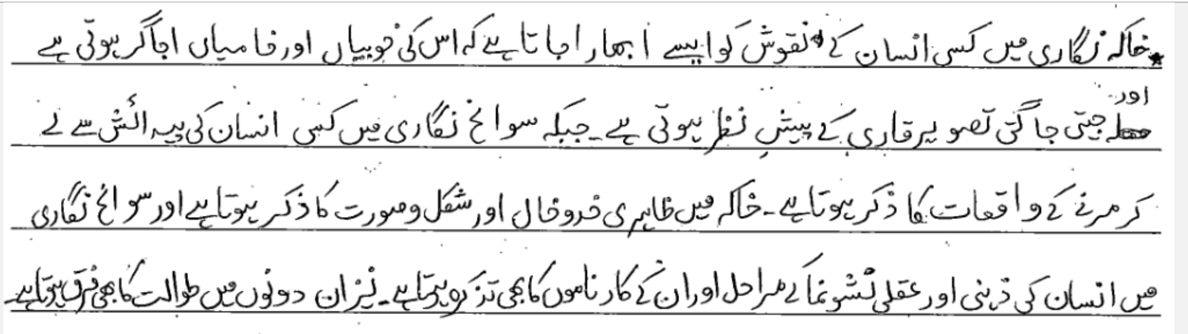 خاکہ نگاری میں کسی انسان کے نقوش کو ایسے ابھارا جاتا ہے کہ اس کی خوبیاں اور خامیاں اجاگر ہوتی ہے اور جیتی جاگتی تصویر قاری کے پیشِ نظر ہوتی ہے۔ جبکہ سوانح نگاری میں کسی انسان کی پیدائش سے لے کر مرنے کے واقعات کا ذکر ہوتا ہے۔ خاکہ میں ظاہری خدوخال اور شکل وصورت کا ذکر ہوتا ہے اور سوانح نگاری میں انسان کی ذہنی اور عقلی نشوونما کے مراحل اور ان کے کارناموں کا بھی تذکرہ ہوتا ہے۔ نیز ان دونوں میں طوالت کا بھی فرق ہوتا ہے |
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں طلبہ 'سوانح نگاری' اور 'خاکہ نگاری' کی تعریف سے انجان نظر آئے۔ کہیں کہیں ان دونوں اصناف کی تعریف خلط ملط کر دی گئی۔ کچھ طلبہ 'سوانح نگاری' اور 'خاکہ نگاری' کو اصناف ادب کی بہ جائے علم بیان یا شعری اصطلاح سمجھ بیٹھے۔ بعض طلبہ نے بس! یوں ہی کچھ بھی لکھ دیا کہ دی گئی سطور بھر دی جائیں۔ افسانوی ادب اور غیر افسانوی ادب کے فرق کو بھی ملحوظ نہ رکھا گیا۔ |

| ناقص جواب کا عکس | |
|---|---|
| | 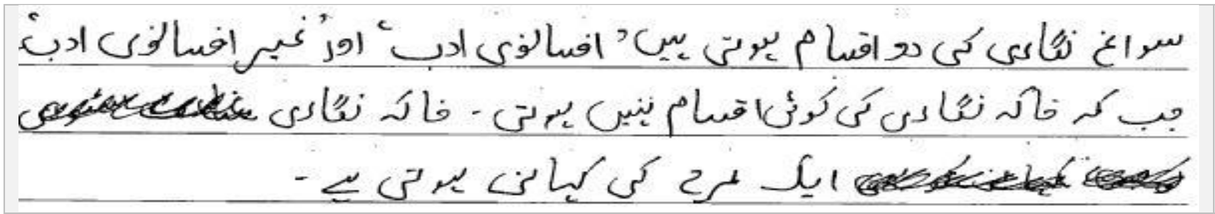 |



**بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):**

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو کسی دو اقسام کے آپس میں موازنے کا تحریری انداز ضرور سکھائیں۔ یعنی دو کالم بنا کر ایک کالم میں ایک قسم کے بارے میں کوئی نکتہ تحریر کیا جائے اور پھر اُسی نکتے کے تناظر میں دوسرے کالم میں اُس کے سامنے دوسری قسم کا فرق یا مماثلت تحریر کی جائے۔
اساتذہ کو چاہیے کہ 'مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب)' میں شامل مختلف اصنافِ ادب سے متعلقہ اسباق کی صنف طلبہ کو ذہن نشین کروائیں اور ان اصناف کے موازنے سے ان کے مابین فرق کو بھی بہ خوبی سمجھائیں۔ یاد رہے! درسی کتاب میں اسباق کی فہرست میں یہ نشان دہی کی گئی ہے کہ کون سا سبق کس صنفِ ادب سے تعلق رکھتا ہے۔ نیز درسی کتاب کے اختتام پر موجود کتابیات (ملاحظہ فرمایئے! اشاعت: ہفتم، دسمبر ۲۰۲۰ء اور مابعد ہفتم) اِس حوالے سے کامل راہ نما ہے۔

| سوال نمبر 2 (الف) | |
|---|---|
| سوال | یہی اب عزم ہے بالجزم، دل میں یار کو ڈھونڈیں<br>تلاش اس شش جہت میں کرچکے ہم چار سُو برسوں<br>بہ حوالۂ شاعر درج بالا شعر کی تشریح کیجیے۔ |

| | |
|---|---|
| تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر) | 2.3.19 |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | غزل کا مفہوم سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کر سکیں۔ |
| کُل نمبر | 3 |
| تفہیمی سطح | سمجھنا |
| نِکات برائے جانچ | • شاعر کا درست حوالہ دینے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• یار / محبوب / منزل وغیرہ کی تلاش میں بھٹکتے رہنے کے ذکر پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• یار / محبوب / منزل وغیرہ کی جانب جاتے جاتے راستے نظر آ جانے یا دل سے فیصلہ لینے کے ذکر پر ایک نمبر دیا جائے۔ |
| مجموعی کارکردگی | اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی اوسط درجے کی رہی۔ وہی طلبہ جواب میں جامع اور مکمل تشریح تحریر کر سکے جو کہ شعر میں موجود الفاظ کے لغوی و مجازی معانی اور مفہوم سے آگاہ تھے۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال میں دیے گئے شعر کے شاعر کا نام 'خواجہ حیدر علی آتشؔ' تحریر کیا اور واضح طور پر شعر کی تشریح کرنے میں بھی کامیاب رہے۔ 'تشریح کرنا' کے کلمۂ امر یہ کا لحاظ رکھتے ہوئے تشریح کرنے کے تقاضے کا خیال رکھا۔ شعر کی تشریح کرتے ہوئے خواجہ حیدر علی آتشؔ کے خیالات کو جامع انداز میں کچھ اِس طرح سے بیان کیا کہ ''اس شعر میں شاعر نے اپنے یار / محبوب / منزل کو حاصل کرنے کے لیے مختلف راستوں میں بھٹکتے رہنے کا ذکر کیا ہے۔ شاعر کہہ رہے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب کو ہر جگہ تلاش کر لیا، مگر اُسے حاصل نہیں کر پایا۔ اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے محبوب کو اپنے دل میں تلاش کروں۔ یعنی شاعر نے یہ سمجھ لیا ہے کہ محبوب تو دل میں ہی ہوتا ہے، اس لیے اُسے دل میں ہی تلاش کیا جائے۔ یعنی محبت کے معاملات دل سے ہی طے کیے جاتے ہیں نہ کہ یہاں وہاں۔'' مذکورہ الفاظ کا تاثر بہتر جوابات میں شامل رہا۔ طلبہ نے دی گئی سطور میں ہی موزوں الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے شعر کی تشریح کی۔ عمدہ الفاظ کا استعمال اور جملوں میں ربط و تسلسل کی خوبی نے تشریح کو قابلِ فہم بنا دیا۔ |
| بہتر جواب کا عکس | یہ شعر خواجہ حیدر علی آتش کی غزل سے لیا گیا ہے جسمیں شاعر اپنے جزبات اور دلی کیفیات کو<br>بیان کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصّہ اپنے محبوب کو تلاش<br>کرتے کرتے تگ و دو میں گزار دیا۔ انہوں نے اپنے محبوب کو ہر جگہ تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہ پایا۔ لیکن<br>یہ ناکامی بھی انہیں انکے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹا سکی۔ اور اب بالآخر انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے<br>کہ وہ اپنے محبوب کو اپنے دل میں ڈھونڈیں گے کہ ایک عاشق یہ بات اچھی طرح جانتا ہے کہ<br>اس کا محبوب کہیں اور ہو نہ ہو۔ اسکے دل میں ضرور ہوتا ہے۔ اور انہیں اپنا محبوب وہاں ضرور ملے گا۔ |
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں بہت سے طلبہ پہچان ہی نہیں سکے کہ سوال میں دیے گئے شعر کے شاعر کون ہیں اور اس شعر کے بنیادی تصور کو سمجھ بھی نہیں سکے کہ تشریح کر سکیں۔ بے ربط اور غیر واضح تشریح نے جواب کو ناقص بنا دیا۔ البتہ! کچھ طلبہ نے سوال میں دیے گئے شعر کے شاعر کا نام تو درست تحریر کیا، مگر انھیں اس شعر کی درست تشریح میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ کچھ طلبہ نے شعر کی تشریح |

| | |
|---|---|
| | بہت ہی عام سے انداز میں کی، یعنی شعر میں مستعمل الفاظ کو کنایۃً سمجھا ہی نہیں گیا اور بس! شعر کو نثر میں ہی ڈھالنا 'تشریح کرنا' سمجھا۔ خوش خطی کی کمی بھی بہت نظر آئی۔ |
| ناقص جواب کا عکس | 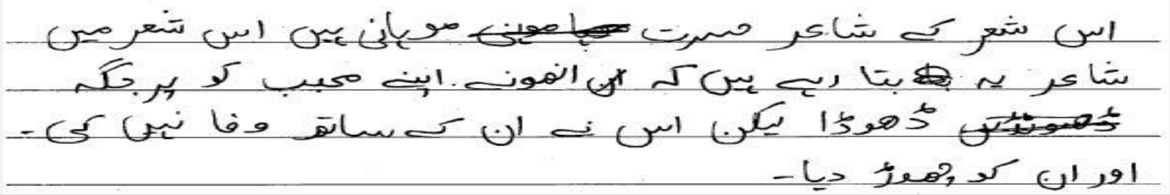<br>اس شعر کے شاعر حسرت موہانی ہیں اس شعر میں شاعر یہ بتا رہے ہیں کہ ان انھونے اپنے محبب کو ہر جگہ ڈھوڈا لیکن اس نے ان کے ساتھ وفا نہیں کی۔ اور ان کو چھوڑ دیا۔ |

**بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):**

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** شعر کے شاعر کا نام یاد رکھنے کے حوالے سے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ درسی کتاب میں دی گئی غزلوں کے شعرا کے نام کے ساتھ ہر غزل کا مطلع اور مقطع طلبہ کو ضرور زبانی یاد کروائیں۔ اس تدریسی عمل سے بہت سے زبانی یاد اشعار کا ذخیرہ ہو جائے گا۔ نیز شعر کو پڑھنے کا موزوں لب و لہجہ بھی مل جائے گا۔ یاد رہے! صنفِ سخن 'غزل' کا دامن بہت وسیع ہے۔ ایک اعتبار سے 'غزل' بہ لحاظِ موضوع عشقِ مجازی کو اپنا موضوع بنا کر یار / محبوب وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کرتی ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ ان الفاظ کی شعر میں موجودگی کو تشبیہاً، استعارۃً اور کنایۃً کے زُمرے میں لیتے ہوئے طلبہ کو دیگر معاشرتی پہلوؤں کے تناظر میں سمجھاتے ہوئے شعر کی تشریح کروائیں۔

اساتذہ درسی کتاب میں شامل غزلوں کا بہ غور مطالعہ کروالیں اور اشعار کا مفہوم اور مجازی و لغوی معانی بہ خوبی سمجھائیں۔ اساتذہ غزل کی تدریس کے دوران شعر کی شرح کے حوالے سے طلبہ کو اِن مراحل سے گزرنے کی ہدایت کریں اور خود بہ طورِ راہ نما شامل رہیں: (۱) شاعر کا مختصر تعارف / خصوصیاتِ کلام / اسلوب (۲) زیرِ مطالعہ غزل کے اشعار مجموعی / عمومی طور پر کس موضوع / تاثر کو لیے ہوئے ہیں (۳) جس شعر کی تشریح مقصود ہو اُس شعر میں موجود نئے الفاظ کے

معانی کی تلاش (۴) شعر کا مفہوم / مرکزی خیال سمجھنا (۵) شعر کو نثری شکل دینا (۶) مفہوم / مرکزی خیال کے تناظر میں جامع تشریح تحریر کرنا۔ یاد رہے! جب تک شعر کا مفہوم اور بنیادی تصور نہیں سمجھا جائے گا تو تشریح صحیح طور پر نہیں ہو سکے گی۔

| سوال نمبر 2 (ب) | |
|---|---|
| سوال | • سنِ ولادت و جائے پیدائش: ۱۷۹۷ء، آگرہ<br>• آخری مغل بادشاہ 'بہادر شاہ ظفرؔ' کے دربار سے بہ حیثیت شاعر وابستگی<br>• سنِ وفات و مدفن: ۱۸۶۹ء، دہلی<br>• آپ کے 'مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب)' میں شامل غزل، ع: 'حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں'<br>درج بالا معلومات آپ کے مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب) میں شامل جس شاعر سے متعلق ہیں، اُن کا نام اور تخلص تحریر کیجیے۔ |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر) | 2.3.17 |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | شعرا اور ادبا کی مختصر سوانح سے واقف ہوتے ہوئے اُن کا اُسلوبِ بیان تحریر کر سکیں۔ |
| کُل نمبر | 2 |
| تفہیمی سطح | جاننا |
| نِکات برائے جانچ | • دی گئی معلومات سے متعلقہ شاعر کا اصل نام 'اسد اللہ خان' تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• انھی شاعر کا تخلص 'غالبؔ' تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ |
| مجموعی کارکردگی | اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی مناسب رہی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہی طلبہ درست جواب دے سکے جو کہ سوال میں شناخت کی جانے والی شخصیت / شاعر (مرزا اسد اللہ خان غالبؔ) کے بارے میں بنیادی معلومات رکھتے تھے / انھیں یہ یاد رہا کہ سوال میں شاعر کی شناخت کے لیے جو کلیدی الفاظ دیے گئے ہیں اُن میں موجود مصرع ان کی درسی کتاب کے کس شاعر کی غزل کا مصرع ہے۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال میں موجود کلیدی معلومات کے ذریعے شاعر کی درست شناخت 'اسد اللہ خان' کے نام سے کی اور ان کا تخلص 'غالبؔ' بھی تحریر کیا۔ عمدہ اور جامع جوابات میں مرزا اسد اللہ خان غالبؔ کے حوالے سے وہ باتیں تحریر کر کے اپنا قیمتی امتحانی وقت بے جا صَرف نہ کیا جو کہ سوال میں پوچھا ہی نہیں گیا تھا، جیسے کہ شاعرانہ خصوصیات وغیرہ۔ یعنی جواب میں غیر مطلوب تفصیل بیان کرنے سے گریز کیا گیا۔ |

| | |
|---|---|
| بہتر جواب کا عکس | شاعر: مرزا اسد اللہ خان غالبؔ<br>تخلص: غالبؔ |
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں طلبہ سوال میں دی گئی معلومات سے متعلقہ شاعر سے ناآشنا نظر آئے، بس! جس شاعر کا نام ذہن میں آیا اُسے ہی لکھ دیا۔ سوال میں دی گئی معلومات میں سے اُس مصرعے سے بھی شاعر کی شناخت نہیں کر سکے جو کہ ان کی درسی کتاب میں شامل اسی شاعر (اسد اللہ خان غالبؔ) کی غزل سے لیا گیا تھا۔ کچھ طلبہ کسی بھی شاعر کی شاعرانہ خصوصیات بیان کرتے رہے، گویا! سوال کو بہ غور پڑھا ہی نہیں گیا ہو اور جواب کی جانب بڑھ گئے ہوں۔ |
| ناقص جواب کا عکس | درج بالا معلومات میں شاعر سید فضل الحسن کا ذکر کیا گیا ہے جو حسرت موہانی کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں اور ان کا تخلص حسرت تھا۔ |

**بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):**

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ وہ درسی کتاب میں موجود ادبا و شعرا کی مختصر سوانح 'تاریخِ پیدائش اور جائے پیدائش، تاریخِ وفات اور جائے وفات / مدفن، القابات اور خطابات، مسکن / سکونت، عہد، چند مشہور تصانیف اور درسی کتاب کے سبق کے ماخذ' سے طلبہ کو ضرور آگاہ کریں۔ یہ معلومات سے تعلق رکھنے والا تدریسی عمل ہے، اسے سمعی مہارت کی سرگرمی میں بھی اس طرح ترتیب دیا جا سکتا ہے کہ مختصر سوانح کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مذکورہ بالا نِکات کے تناظر میں پانچ سے چھے شعرا پر مبنی معلومات ترتیب دی جائے، جسے ریکارڈ کر کے / بلند خوانی کے ذریعے کمرۂ جماعت میں طلبہ کو سنائی جائے اور اُس معلومات کے ضمن میں کثیر الانتخابی سوالات پر مشتمل مشقی صفحہ (worksheet) طلبہ کو حل کرنے کے لیے دیا جائے۔

| سوال نمبر 2 (ج) | |
|---|---|
| سوال | کچھ اشارے تھے جنھیں دنیا سمجھ بیٹھے تھے ہم<br>اُس نگاہِ آشنا کو کیا سمجھ بیٹھے تھے ہم<br>درج بالا شعر میں سے شعری اصطلاحات ’قافیہ‘ اور ’ردیف‘ کی نشان دہی کیجیے۔ نیز ان دونوں شعری اصطلاحات میں سے کسی ایک اصطلاح کی تعریف بیان کیجیے۔ |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر) | 2.3.20 |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | شعری اصطلاحات سے آگہی حاصل کرتے ہوئے امثال تحریر کرسکیں (مطلع، مقطع، ردیف، قافیہ)۔ |
| کُل نمبر | 3 |
| تفہیمی سطح | سمجھنا |
| نِکات برائے جانچ | • دیے گئے شعر میں ’قافیہ (دعا، کیا)‘ کی درست نشان دہی کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• دیے گئے شعر میں ’ردیف (سمجھ بیٹھے تھے ہم)‘ کی درست نشان دہی کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• شعری اصطلاحات ’قافیہ‘ یا ’ردیف‘ میں سے کسی بھی ایک اصطلاح کی درست تعریف بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ |
| مجموعی کارکردگی | اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی بہتر رہی۔ البتہ! کچھ طلبہ نے ’قافیہ‘ اور ’ردیف‘ کی شناخت اور ان کی تعریف کرتے ہوئے انھیں ایک دوسرے سے بدل دیا، گویا! تعریفیں ذہن نشین تھی، مگر سمجھی نہیں گئی تھی۔ |
| بہتر جواب کی صورتیں | بہتر جوابات میں سوال کی نوعیت ’شعری اصطلاحات‘ قافیہ اور ردیف کی تعریف اور شناخت کو بہ طریقِ احسن واضح کیا گیا۔ سوال میں دیے گئے شعر سے قافیہ الفاظ ’دعا، کیا‘ اور ردیف الفاظ ’سمجھ بیٹھے تھے ہم‘ کی درست نشان دہی کی گئی۔ شعری اصطلاحات ’قافیہ‘ اور ’ردیف‘ میں سے مطلوب کسی ایک اصطلاح کی جامع تعریف بیان کی گئی۔ طلبہ نے کچھ ان الفاظ میں سوال میں مطلوب شعری اصطلاح ’قافیہ‘ سے متعلق تعریف بیان کی کہ ’’شعری اصطلاح میں ’قافیہ‘ سے مراد شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ ہیں۔ یہ الفاظ شعر میں اگر ردیف ہو تو اُس سے پہلے آتے ہیں۔‘‘ جن طلبہ کی جانب سے شعری اصطلاح ’ردیف‘ کی تعریف بیان گئی تو وہ کچھ ان الفاظ پر مشتمل رہی: شعری اصطلاح میں ’ردیف‘ سے مراد وہ ایک جیسے / یکساں / مکرر لفظ یا الفاظ ہیں جو شعر میں موجود قافیہ کے بعد آئیں۔‘‘ بہتر جوابات میں بے جا طوالت سے گریز کیا گیا۔ |
| بہتر جواب کا عکس (مثال نمبر ۱) | 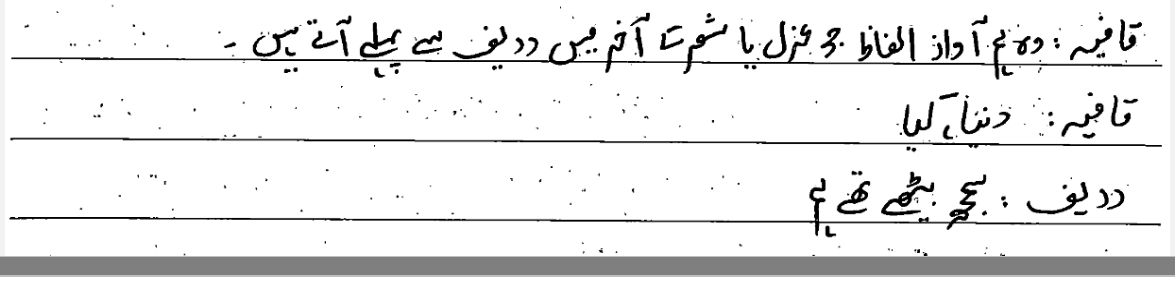<br>قافیہ : وہ ہم آواز الفاظ جو غزل یا شعر کے آخر میں ردیف سے پہلے آتے ہیں ۔<br>قافیہ : دنیا، کیا<br>ردیف : سمجھ بیٹھے تھے ہم |

| | |
|---|---|
| **بہتر جواب کا عکس (مثال نمبر ۲)** | قافیہ : دنیا اور کیا<br>ردیف : سمجھ بیٹھے تھے ہم۔<br>ردیف: ردیف کے لغوی معنی "پے در پے" کے ہیں۔ اصطلاح میں الفاظ کو کا۔ وہ مجموعہ جو کسی شعر یا مصرعے کے آخر میں قافیے کے بعد بار بار دہرایا جائے، ردیف کہلاتا ہے۔ |
| **ناقص جواب کی صورتیں** | ناقص جوابات میں طلبہ سوال کی نوعیت 'شعری اصطلاحات' کے تناظر میں سمجھ ہی نہیں سکے۔ اس لیے جواب کو غیر مطلوبہ سمت لے گئے، جیسے کہ سوال میں دیے گئے شعر کی تشریح کرنے کی کوشش کی گئی۔ ردیف اور قافیہ لفظ / الفاظ کی شناخت اور ان اصطلاحات کی تعریف واضح طور پر تحریر نہیں کر سکے۔ کچھ طلبہ نے عنوان 'قافیہ' دے کر ردیف کی تعریف تحریر کر دی، تو کہیں عنوان 'ردیف' دے کر قافیہ کی تعریف لکھ دی گئی۔ کہیں کہیں جوابات دیکھ کر ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے 'قافیہ' اور 'ردیف' کی تعریفیں یاد تو کی گئی ہیں مگر سمجھی نہیں گئیں، کیوں کہ ایسے جوابات میں شعر سے ان اصطلاحات سے متعلقہ الفاظ کی درست نشان دہی نہیں کی جاسکی۔ |
| **ناقص جواب کا عکس** | قافیہ:۔ اشارے<br>ردیف:۔ نگاہ.<br>"اس نگاہِ آشنا کو کیا سمجھ بیٹھے تھے ہم"<br>وہ جب ہم کو دیکھتے تھے۔ تو ہمیں لگا کہ شاید ان کے دل میں بھی ہمارے لیے جذبات ہیں۔ لیکن ~~ایسے~~ ایسا نہ تھا جیسا ہم سمجھ بیٹھے تھے۔ |

**بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):**

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• **مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)**<br>• **تصوراتی نقشہ / خاکہ**<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز | • **سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات**<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

| | | |
|---|---|---|
| • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ ٔنظر)<br>• عملی مظاہرہ | |
| **اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کسی ایک غزل کو منتخب کر کے اپنی راہ نمائی میں طلبہ سے شعری اصطلاحات کے حوالے سے ایک وضاحتی نقشہ تیار کروائیں اور اُسے کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کریں۔ نیز غزل کی تدریس میں شعری اصطلاحات کا اعادہ کرواتے جائیں اور جو غزل پڑھا رہے ہیں اُن میں موجود قافیہ اور ردیف الفاظ کی فہرست بھی طلبہ سے بنوائی جائے۔ نیز درسی کتاب کی علاوہ دیگر اشعار طلبہ کو مشقی صفحے میں دے کر اُن کی قافیہ اور ردیف الفاظ کے حوالے سے فہم کو پختہ کیا جائے۔ | | |

| سوال نمبر 3 | |
|---|---|
| سوال | دنیا کی کسی بھی ریاست کو ترقی یافتہ بنانے میں نوجوانوں کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ کسی ملک کا نوجوان طبقہ ہی اس ملک کے مستقبل کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ سیاست اپنے آپ، علاقے اور پوری قوم کی اصلاح اور خیر و بھلائی کا نام ہے اور یہ خیر تب پھیلے گا جب ملک کا نوجوان طبقہ سیاست میں مؤثر اور فعال کردار ادا کرے گا۔ مگر ہمارا آج کا اچھا طالبِ علم سیاست سے دور رہنا ہی اپنے لیے عافیت جانتا ہے۔ (https://dailyshahbaz.com)<br>درج بالا متن کے پس منظر میں تبصرہ تحریر کرتے ہوئے طلبہ کی سیاست سے دوری کے کوئی دو اسباب بیان کیجیے۔ نیز طلبہ کے سیاست میں حصہ لینے یا نہ لینے پر اپنی رائے دیتے ہوئے دو دلائل شامل تحریر کیجیے۔ |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر) | 2.3.5 |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | اخبارات اور رسائل کے کسی بھی متن کو اپنے علم کے مطابق جانچ سکیں اور اس پر اپنی رائے لکھ سکیں۔ |
| کُل نمبر | 7 |
| تفہیمی سطح | اطلاق |
| نِکات برائے جانچ | **نفسِ مضمون / متن، ۴ نمبر:**<br>• طلبہ کے سیاست سے دوری کا ایک سبب بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔<br>• طلبہ کے سیاست میں حصہ لینے یا نہ لینے پر اپنی رائے دیتے ہوئے ایک دلیل دینے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔<br>**ساخت، ۳ نمبر:**<br>• اقتباسات میں تقسیم: تمہید، نفسِ مضمون اور اختتام کو علیحدہ علیحدہ پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم دو پیرے)۔ |

| | |
|---|---|
| | • طوالت: تحریر ۱۲ سے ۱۴ سطور (الفاظ: ۱۴۰) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نکات (۴ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جائے گا)۔<br>• املا: املا کی اغلاط سے پاک تحریر یا صرف تین اغلاط تک ایک نمبر دیا جائے (تین سے زائد پر یہ نمبر نہیں دیا جائے گا)۔ |
| **مجموعی کارکردگی** | اس سوال کے جواب میں مجموعی کارکردگی بہت اچھی رہی۔ طلبہ کی کثیر تعداد موضوع کی مطابقت سے تبصرہ نگاری میں کامیاب رہی اور عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کر پائی۔ طلبہ کی قلیل تعداد توقع پر پوری نہ اتر پائی یا جو موضوع کو بھرپور طریقے سے نہ نبھا سکی۔ ایسے جوابات بھی سامنے آئے جن میں خوش خطی نے تبصرے کے تاثر کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ |
| **بہتر جواب کی صورتیں** | بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے مطابق موضوع کی مناسبت سے جواب بہترین انداز میں قلم بند کیا۔ سوال میں مطلوب نِکات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تبصرہ نگاری میں طلبہ کے سیاست سے دوری کے بنیادی اسباب بیان کیے گئے۔ طلبہ کے سیاست میں حصہ لینے یا نہ لینے پر اپنی رائے دیتے ہوئے مختلف دلائل پیش کیے گئے۔ ایسے جوابات میں بہتر الفاظ کا استعمال کیا گیا اور ربط و تسلسل کا بھی خیال رکھا گیا۔<br>تبصرے کی ساخت کے پیشِ نظر طلبہ نے بنیادی اجزا کا خیال رکھتے ہوئے تحریر کو حسبِ ضرورت پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کیا، طوالت کا بھی خاص خیال رکھا گیا کہ اتنا مختصر نہ ہو جائے کہ بات مبہم رہے نہ بے جا طوالت کہ مطلوبہ نِکات واضح ہونے سے رہ جائیں، یعنی دی گئی سطور کا مکمل اور بہتر استعمال کیا گیا۔ املا کی اغلاط بھی کم سے کم رہیں۔ |

| | |
|---|---|
| بہتر جواب کا عکس | اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہر ملک کی ترقی میں نوجوانوں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ وہی آگے جا کر ملک کے لیڈر بنتے ہیں اور اسے ترقی کی راہ پر گامزن کرتے ہیں۔ ان کی سوچ کی ہی بدولت ملک میں عوام و استحکام اور اچھا نظام قائم ہو سکتا ہے۔<br>پاکستان کی سیاسی حالت کا اگر جائزہ لیا جائے تو یوں لگتا ہے سیاست نہیں بلکہ کوئی جو سیاسی کا کھیل ہو رہا ہو۔ روز روز ملکی حفاظت کے نام پر سیاستدانوں کو گرفتار کیا جاتا ہے اور عام عوام کو قتل۔ طلبہ اسی افراتفری سے بچنے کے لیے سیاست سے دوری اختیار کر لیتے ہیں۔ اقتدار میں لوگوں کے خلاف ایک بات بھی بولنا گناہ کبیرہ سے کم نہیں مانا جاتا۔ اور طلبہ کو یہ بات اچھی طرح سے معلوم ہے کہ اگر حکمرانوں کے خلاف آواز اٹھائی یا اپنی رائے پیش کی تو انجام کیا ہوگا۔ اسی لیے میرا یہ ماننا ہے کہ جب تک ملک کی سیاسی حالت ٹھیک نہیں ہوتی طلبہ کو سیاست سے دور رہنا چاہیے کیونکہ اگر تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو غلام محمد کے دور میں جو اسٹوڈنٹس کی مہنگائی کے خلاف ریلیاں نکلی تھیں ان کی وجہ سے لوگوں نے اپنی جانیں گنوا دیں۔ اگر مستقبل میں ایسے حکمران آئیں جو دوسروں کی رائے کا بھی خیال کریں تو یہ چیز صحیح ہے کہ طلبہ سیاست میں حصہ لیں۔ کیونکہ جب جب نئی سوچ کے لوگ ملک چلانے کے لیے آتے ہیں تو ملک کا بھلا ہی ہوا ہے۔<br>ملک کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ پہلے حکمران اپنی حکمرانی ٹھیک کریں اور دوسروں کو بھی یہ موقع دیں کہ وہ اپنے ملک کے حق میں کام کر سکیں۔ |
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں طلبہ موضوع کی مناسبت سے تبصرہ تحریر کرنے میں ناکام رہے۔ نفسِ مضمون کے اعتبار سے سوال میں مطلوبہ نِکات کو تبصرے میں بیان کرنے کی بہ جائے غیر متعلقہ نکات تحریر دیے گئے۔ طلبہ کی سیاست سے دوری کے اسباب کو بیان نہیں کیا گیا جس سے محسوس ہوتا ہے کہ سوال میں موجود نکات کو بہ غور نہیں پڑھا گیا۔ طلبہ کے سیاست میں حصہ لینے یا نہ لینے کے حوالے سے دلائل کو تبصرے کا حصہ نہیں بنایا گیا اور کچھ تبصروں میں تو موضوع ہی کو بدل دیا گیا۔ بعض طلبہ نے انگریزی الفاظ کا بے جا اور بے دریغ استعمال کیا، جس نے تبصرے کے تاثر کو شدید متاثر کیا۔ بہتر الفاظ کا استعمال نہیں کیا گیا اور ربط و تسلسل کا بھی بالکل خیال نہیں رکھا گیا۔<br>ساخت کے حوالے سے بات کی جائے تو ایسے تبصرے (جوابات) ناقص قرار پائے جن میں طلبہ نے تبصرہ نگاری کی ساخت کے بنیادی اجزا کا خیال نہیں رکھا تھا، جیسے کہ 'تمہید، نفسِ مضمون / متن اور اختتامیہ / تجاویز' کو علیحدہ علیحدہ کم از کم دو سے تین پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم نہیں کیا۔ طوالت کا بھی خیال نہیں رکھا گیا جس سے عبارت اس قدر مختصر ہوگئی کہ بات مبہم رہ گئی۔ املا کی اغلاط نے بھی عبارت کو نقصان پہنچایا۔ |

| ناقص جواب کا عکس | |
|---|---|
| | آج کے طلبہ کو کی سیاست سے دوری کو پہلا اسباب یہ<br>ہے کہ آج گا (current) کے حالات ملک دیکھے تو<br>(perspective) وہ بہت سی (bad state) میں ہے اور یہ<br>معاشرے نے پھیلا کہ ہے کہ (politics is a game) پکڑ اور<br>یہ سیاست میں (corruption) بہت ہے اور اسکول<br>میں یہ سیاست کے (against) ہوتے ہیں (majority) (of) (teachers)<br>اور ملک کی (current situation) کو اگر دیکھے تو وہ بہت<br>ہی (confusion) میں ہیں اور (lies, cheating) ہی بہت<br>(common) ہو چکا ہے اس لیے آج کے طلبہ سیاست<br>میں (interested) نہیں ہوتے اور وہ اس سے دور<br>رہتے ہیں۔ اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ (politics) کی<br>(subjects) اسکول میں (teach) نہیں کرتے۔ اس لیے<br>وہ بہت کم (interested) نہیں ہوتے۔ |

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کو تبصرہ نگاری کے اصول وضوابط بہ خوبی سمجھائیں۔ مختلف موضوعات یا اخباری تراشے دے کر طلبہ سے تبصرہ نگاری کروائی جائے۔ نیز ہمارے ادارے کے سابقہ امتحانی پرچہ جات میں موجود اس نوعیت کے سوالات سے بھی مشق کروائی جاسکتی ہے۔ کمرۂ جماعت میں ہی طلبہ کے درمیان مختلف موضوعات پر مباحثے کی سرگرمیاں بھی 'تبصرہ نگاری' کے فن میں مہارت پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کرسکتی ہیں۔

<table>
<tr><th colspan="2">سوال نمبر 4</th></tr>
<tr><td>سوال</td><td> <br>دیے گئے تصویری خاکے کے پس منظر میں مضمون یا رودادِ سفر تحریر کیجیے۔<br>ہدایات:<br>1۔ مضمون نویسی / رودادِ سفر کے اہم عناصر شاملِ تحریر کیجیے۔ نیز اپنی تحریر کو عنوان دیجیے۔<br>2۔ دورِ حاضر کے واقعات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمارے معاشرے میں بچوں کی تربیت کے حوالے سے دادا دادی / نانا نانی کے کردار کو واضح کرتے ہوئے موجودہ خاندانی نظام میں اُن کی اہمیت بیان کیجیے۔<br>3۔ تصویر کی جزئیات کا بہ غور جائزہ لیتے ہوئے بچوں یعنی پوتوں پوتیوں / نواسوں نواسیوں کا اپنے دادا دادی / نانا نانی کے ساتھ ہونے والے جذباتی تعلق کی وضاحت کیجیے۔ نیز اُن بزرگانِ خاندان کا اپنے بچوں کی خوشیوں میں ہی خوش رہنے کے رویے کے تناظر میں اپنی تحریر کا احاطہ کیجیے۔<br>4۔ طنز و مزاح کی خوبی کو اپنی تحریر کا حصہ بنائیے۔<br>5۔ لکھنے کے لیے جس صنف کا انتخاب کریں اُس پر (✓) کا نشان لگائیے۔<br>مضمون / رودادِ سفر</td></tr>
</table>

| | |
|---|---|
| تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر) | 2.3.1&2.3.7 |
| تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت) | اپنے علم، معلومات اور افکار کو مثلاً مضمون، سفر نامہ، خطوط، طنز و مزاح پر مبنی تحریروں اور شاعری کے ذریعے تخلیق کر سکیں۔<br>کم از کم پانچ پیراگراف پر مشتمل اشاروں، تصویروں کی مدد سے مضمون اور طنز و مزاح پر مبنی تحریر تخلیق کر سکیں (مختلف اتفاقات اور واقعات کے تناظر میں)۔ |
| کُل نمبر | 15 |
| تفہیمی سطح | اطلاق |
| نِکات برائے جانچ | **نفسِ مضمون / متن، ۵ نمبر:**<br>• بچوں کی تربیت کے حوالے سے دادا دادی / نانا نانی کے کردار کو واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• موجودہ خاندانی نظام میں اُن (دادا دادی / نانا نانی) کی اہمیت بیان کرنے ایک نمبر دیا جائے۔<br>• بچوں یعنی پوتوں پوتیوں یا نواسوں نواسیوں کا اپنے دادا دادی / نانا نانی کے ساتھ جذباتی تعلق واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• اُن بزرگانِ خاندان (دادا دادی / نانا نانی) کا اپنے بچوں کی خوشیوں میں ہی خوش رہنے کے رویے شاملِ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• طنزیہ یا مزاحیہ جملے / الفاظ کی خوبی کو اپنی تحریر کا حصہ بنانے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>**ساخت، ۴ نمبر:**<br>• برائے مضمون: تمہید، موضوع سے مطابقت رکھنے والی تمہید پر ایک نمبر دیا جائے (کسی قول یا شعر سے آغاز ہو تو خوب ہے)۔<br>برائے رُودادِ سفر: رودادِ سفر کی ساخت کو نبھاتے ہوئے حالات و واقعات بیان کرنے کے دوران دن، تاریخ، مقام اور کرداروں کی تفصیلات اور اپنے جذبات و احساسات شاملِ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔<br>• اقتباسات میں تقسیم: ابتدائیہ، نفسِ مضمون اور اختتام کو علیحدہ علیحدہ پانچ اقتباسات (پیروں / پیراگراف) میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم تین پیرے)۔<br>• طوالت: تحریر ۲۷ سے ۳۰ سطور (الفاظ: ۳۰۰) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نکات (۵ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جائے گا)۔<br>• املا: املا کی اغلاط سے پاک تحریر یا صرف پانچ اغلاط تک ایک نمبر دیا جائے (پانچ سے زائد اغلاط پر یہ نمبر نہیں دیا جائے گا)۔ |

**مجموعی تاثر، ۶ نمبر:**

| زاویہ | عمدہ<br>5-6 | اوسط<br>3-4 | ناقص<br>1-2 |
|---|---|---|---|
| تخلیقیت | تحریر میں تخلیقیت کی بہترین مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے کے عین مطابق موضوع تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تاثرات کی زبردست عکاسی کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل و مشکلات کے تخلیقی حل کا انداز عمدہ ہے۔ | تحریر میں تخلیقیت کی اچھی مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے سے ملتا جلتا موضوع تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تاثرات کی عکاسی کہیں کہیں اچھے انداز میں کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل ومشکلات کے تخلیقی حل کا انداز اچھاہے۔ | تحریر میں تخلیقیت کی کمی کی وجہ سے تصویری خاکے سے مطابقت رکھنے والا موضوع تلاش کرنے میں کمی رہ گئی ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تاثرات کی عکاسی جیسے عناصر کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل ومشکلات کے تخلیقی حل کا انداز بہت کم موجود ہے۔ |
| ترتیب | اسلوب بیان مضمون کے تقاضے بہت اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں بہترین ربط و تسلسل ہے اور ایک ہی بات ایک ہی بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں ایک یا دو یا بالکل نہیں ہیں۔ رموزِ اوقاف کا موزوں استعمال کیا گیا ہے۔ | اسلوب بیان مضمون کے تقاضے اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط و تسلسل اچھاہے لیکن ایک ہی بات کئی بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں تین یا پانچ سے زیادہ نہیں ہیں۔ رموزِ اوقاف کا کہیں کہیں استعمال کیا گیا ہے۔ | اسلوب بیان مضمون کے تقاضے نبھانے کا انداز ناقص ہے۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط و تسلسل کم یا نہ ہونے کے برابر ہے نیز ایک ہی بات ایک بار بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں چھے یا چھے سے زیادہ ہیں۔ رموزِ اوقاف بہت کم یا نہ ہونے کے برابر استعمال کیے گئے ہیں۔ |

**مجموعی کارکردگی**

اس سوال کے جواب میں مجموعی کارکردگی بہت اچھی رہی۔ طلبہ کی غالب اکثریت نے اس سوال کے جواب میں بہت ہی عمدہ اور بہترین مضمون تحریر کیا / رودادِ سفر میں اپنے تجربات اور مشاہدات کے حوالے سے تخلیقی تحریر پیش کی۔ اکثر طلبہ نے ’مضمون‘ قلم بند کیا۔ بہت ہی کم طلبہ نے ’رودادِ سفر‘ کا انتخاب کیا۔ اس لیے ’رودادِ سفر‘ کے اعتبار سے بہتر جوابات میں رودادِ سفر کا عنصر بھی جزوی طور پر ہی سامنے آیا۔ بہت کم طلبہ ہی اس سوال کے موضوع کو بھرپور طریقے سے نہ سمجھ سکے اور بہتر کارکردگی نہ دکھا سکے۔

| | |
|---|---|
| بہتر جواب کی صورتیں | طلبہ کی اکثریت سوال کے موضوع کی مناسبت تک رسائی حاصل کر پائی اور جواب بہترین انداز میں قلم بند کیا۔ نفسِ مضمون / متن کے اعتبار سے بہتر جوابات میں تصویری خاکے کے ضمن میں دیے گئے نِکات کے تمام عناصر، اجزا اور موضوعات کا خاص خیال رکھا گیا۔<br>بچوں کی تربیت کے حوالے سے دادا دادی / نانا نانی کے کردار کی وضاحت، موجودہ خاندانی نظام میں اُن (دادا دادی / نانا نانی) کی اہمیت، بچوں یعنی پوتوں پوتیوں یا نواسوں نواسیوں کا اپنے دادا دادی / نانا نانی کے ساتھ جذباتی تعلق کی وضاحت اور اُن بزرگانِ خاندان (دادا دادی / نانا نانی) کا اپنے بچوں کی خوشیوں میں ہی خوش رہنے کے رویے کی عکاسی کے تناظر میں تحریر کا احاطہ کیا گیا۔ تحریر میں طنز و مزاح کی خوبی بھی نظر آئی، جسے پیدا کرنے کے لیے بے تکلفانہ جملوں، محاورات اور ضرب الامثال وغیرہ کا سہارا لیا گیا۔<br>تحریری ساخت کے تقاضے بھی بھرپور انداز میں پورے کیے گئے۔ مضمون نویسی میں معلومات اور دلائل کا عنصر غالب رہا اور روداد سفر میں حالات و واقعات کے تناظر اپنے تجربات اور مشاہدات کے تناظر میں تحریر پیش کی گئی۔ تحریر کو حسبِ ضرورت اور تحریری اصول کے پیشِ نظر مختلف پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کیا گیا۔ یہ سوال ۱۵ نمبر مشتمل تھا اس لیے جواب کے لیے دی گئیں سطور میں کم از کم ۲۷ سے ۳۰ سطور کا بہ خوبی استعمال کیا گیا۔ املا کی اغلاط بھی کم رہیں۔<br>تحریر کے مجموعی تاثر کو بہتر بنانے کے لیے تخلیقیت اور ترتیب میں بہترین عنوان، تاثرات کی زبردست عکاسی، اسالیب میں کشش، تحریری تقاضوں کا لحاظ، رموزِ اوقاف کے مقامات اور جملوں میں ربط و تسلسل کا بھرپور خیال رکھا گیا۔ |
| بہتر جواب کا عکس | عنوان: "سرمایۂ کلاہ کاری"<br>ٹام اینڈ جیری، بکس بنی، ڈانلڈ ڈگ اور مکی ماؤس جیسے کارٹونز دیکھنے والوں بچوں سے<br>اگر ان کارٹونز کے سینز پوچھو تو کھٹ سے جواب آئے گا لیکن جب انھیں بچوں سے<br>دادا/دادی/نانا/نانی وغیرہ یا کوئی قرآن کی سورت یا مسنون دعاؤں کا پوچھو تو '....' |

جواب ندارد ہے۔ آج کل والدین اپنے بچوں کو اسی وقت موبائل کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں جب بچہ ایک ماہ کا ہوتا ہے۔ اگر اسی ایک ماہ یا ایک سال کے بچے کو دادا / دادی کے پاس چھوڑا جائے تو بچہ بہت کچھ اچھا اور مثبت سیکھے گا جو ظاہر ہے اسے موبائل نہیں سکھا سکتا۔ والدین کو ہدایت دو تو "ہم بچے کو ہی دیکھنے بیٹھ گئے تو اور کاموں کا کیا۔ وہ کام فرشتے آ کے کریں گے" کا جواب ملتا ہے یعنی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ آج کل کے ساس بہو کے ڈرامے حقیقی ڈراموں کے گھر میں علیحدہ رہنے کا رواج عام ہو گیا ہے تو دادا دادی یا نانا نانی سے بچہ کیا خاک سیکھے گا۔ بہوؤں کو سمجھانا کہ دادا دادی کی محبت بچوں کے لئے بہت ضروری ہے اونٹ کو رکشے میں بٹھانے والی بات ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بوڑھے اور بچے ایک جیسے ہوتے ہیں ایک دوسرے کی نفسیات کو سمجھتے ہیں لیکن چونکہ بوڑھے ~~اپنے~~ ~~اپنے~~ اپنی زندگی کے اس موڑ پر ہوتے ہیں جہاں وہ سب دیکھ چکے ہوتے ہیں اس لئے وہ بچوں کو سمجھنے کے لائق ہوتے ہیں جبکہ بچے اپنی زندگی کی پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھ رہے ہوتے ہیں تو انھیں اس سیڑھی پر چڑھنے کے لئے کسی کی ضرورت ہوتی ہے جو ماں باپ مصروفیت کی وجہ سے نہیں پوری کر پاتے تو یہ کام ~~بھی~~ دادا دادی یا نانا نانی کے ذمے آتا ہے کہ وہ بچوں کی نفسیات کو سمجھتے ہوئے ان سے کھیلیں، ان کی باتیں سنیں اور کچھ اپنی باتیں بھی بتائیں اور کھیل کھیل میں ان کے بچوں کی اخلاقی تربیت بھی کرتے جائیں۔ بچوں کی چھوٹی چھوٹی کاوشوں پر خوش ہونے والے انھیں سراہنے والے یہ عظیم بزرگ ہی ہوتے ہیں۔ بچوں کی زندگی کے پہلے دوست ان کے والدین یا ان کے دادا دادی

| | |
|---|---|
| | وغیرہ ہی ہوتے ہیں۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ جب نرسری میں تھی اسکول کی چھٹی ہوتی تھی تو<br>میرے دادا اسکول کے اندر آکر گارڈ سے چھٹی کا پوچھتے تھے اور چھٹی سے تقریباً دس<br>پندرہ منٹ پہلے ہی آجاتے تھے کہ کہیں مجھے انتظار نہ کرنا پڑے اور پھر وہ مجھے گود میں<br>اٹھا کے چیز وغیرہ دلاتے ہوئے گھر لاتے تھے۔ مجھے تمام مسنون دعائیں، آیت الکرسی<br>وغیرہ میرے دادا نے ہی یاد کروائی تھیں۔<br>لوگ بزرگوں کو بے معنی اور بوجھ سمجھتے ہیں جبکہ ان سے بڑا خزانہ کوئی نہیں ہوتا<br>وہ بچوں کے بچپنے کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ انسان سمندر کنارے جا کر 'سچے موتی'<br>ڈھونڈتا ہے جبکہ اصل 'سچے موتی' گھر میں ہی ہوتے ہیں۔ لیکن بات وہی<br>ہے 'بندر کیا جانے ادرک کا سواد' کہ جس نے کبھی ایسا دیکھا ہی نہ ہو یا اس نے<br>کبھی اس کی اہمیت کو جانا ہی نہ ہو تو وہ کیسے اس عظیم رشتے کی قدر کر سکتا ہے۔<br>؎ نگاہِ کم سے نہ دیکھ اس کی کج کلاہی کو<br>یہ بے کلاہ ہے سرمایۂ کلاکاری<br>بچوں کی تربیت گھر سے ہی شروع ہوتی ہے جو اس کے والدین اور عزیز لوگ (دادا<br>دادی وغیرہ) ہی کرتے ہیں۔ اور افسوس کا المیہ یہ ہے کہ والدین بچوں کے سامنے ان کے<br>دادا دادی وغیرہ کو اولڈ ہوم وغیرہ بھیجنے کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ |
| ناقص جواب کی صورتیں | ناقص جوابات میں اس سوال کا جواب توقع کے مطابق تحریر نہیں کیا گیا۔ ان میں سے کچھ طلبہ نے تو موضوع ہی بدل دیا اور دیے گئے نکات پر توجہ ہی نہ دی گئی اور نہ ہی تحریری ساخت کا خیال رکھا گیا۔ حقائق، خیالات، جذبات اور تاثرات کی مناسب عکاسی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے تحریر کا مجموعی تاثر کم زور ہو گیا۔ کچھ طلبہ نہ تو مضمون نویسی کی جانب گئے اور نہ ہی رودادِ سفر کی جانب، انھوں نے تو بس! سوال میں دیے گئے خاکے کو ہی بیان کرنا سوال کا مطلوب جانا۔ کچھ طلبہ نے زیادہ سطور میں تحریر پیش کرنے کی غرض سے جواب کے لیے دی گئی سطور کے صفحات کی دونوں جانب بے جا خالی جگہیں چھوڑ دیں جو کہ نہایت ہی غیر مناسب طرزِ عمل ہے۔ نیز املا کی اغلاط اور بے ربط جملوں نے تحریر کو شدید نقصان پہنچایا۔ |

**ناقص جواب کا عکس**

عنوان: کراچی کی سیر

امتحانات کا سلسلہ جاری تھا کہ سارا، علی، بہرہ اور اسد نے پیکنگ کی تیاریاں شروع کردی تھی۔ سارا کا آخری پرچہ ابھی رہتا تھا لیکن بجائے پڑھنے کے وہ سمجھو پیکنگ میں مگن تھی جس پر امی نے خوب ڈانٹ ڈپٹ کی اور پڑھائی کرنے بھیج دیا۔ اس بار ساروں کا خیال تھا کہ کراچی گھومنے چلیں۔ اتوار کی صبح کو سفر کا آغاز ہونا تھا۔

بالآخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور صبح سویرے سفر کے لیے روانہ ہوگئے۔ بڑی وین ہونے کے باوجود سب ایک دوسرے میں گھس کر بیٹھے تھے کیونکہ آدھے سے زیادہ جگہ تو سامان نے گھیری ہوئی تھی۔ ابھی کچھ سفر طے کیا تھا تو راستے میں سب کو بھوک لگی۔ تو سب نے ایک مناسب جگہ پر لذیذ چائے پراٹھے سے ناشتہ کیا۔ اس کے بعد سفر کا دوبارہ سے آغاز کیا۔ تین گھنٹے کا سفر طے کرکے ہوٹل کے کمرے میں جاکر آرام کیا۔ اس کے بعد ساحل سمندر پر اچھی سی تصویریں کھچوائیں۔ چونکہ سفر طے کیا تھا اس لیے سب تھک گئے تو ہوٹل میں جاکر کھانا کھایا اور سوگئے۔ کراچی کی صبح کو صبح بخیر کہہ کر سب نے دن کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے ڈالمین مال، پھر شوٹنگ، اس کے بعد سوئمنگ کی۔ ہر ساری تفریح کرنے کے بعد علی اور سارا کو اتنی بھوک لگی کہ وہ تو کچا چبا جائے لیکن راستہ ہوٹل تک پہنچنے سے پہلے ان کو کھانا مل گیا۔ پھر سب نے مل کر کھانا کھایا۔ اس کے بعد واپس جانے کی تیاریوں میں گم ہوگئے۔

ساڑھے تین گھنٹے کا سفر طے کرکے گھر واپس پہنچ گئے۔ اس طرح ایک اور یادگار سفر اپنے اختتام کو پہنچا۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔<br>• ناچ پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |
| جس طرح اچھا بولنے کے لیے اچھا سننا معاون کردار ادا کرتا ہے، اسی طرح اچھا لکھنے کے لیے اچھا پڑھنا ہوگا۔ تاہم! اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کی مطالعے کی عادت اپنانے کے حوالے سے راہ نمائی اور حوصلہ افزائی کریں۔ نیز اس صلاحیت میں مہارت کے لیے ہمارے ادارے کے سابقہ امتحانی پرچہ جات میں موجود اس نوعیت کے سوالات حل کرنے کی مشق کی جاسکتی ہے۔ | | |

| سوال نمبر 5 | |
|---|---|
| سوال | فرض کیجیے! آپ کے گھر میں ایک تقریب کے لیے منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ دیگر معاملات میں سے ایک یہ معاملہ بھی زیرِ بحث ہے کہ کھانا کس پکوان سینٹر / باورچی سے بنوایا جائے؟ اسی اثنا میں آپ کو یاد آتا ہے کہ کچھ عرصے پہلے آپ اور آپ کے گھر والوں نے اپنے ایک رشتے دار کے یہاں شادی کی تقریب میں شرکت کی تھی، تو وہاں پیش کیا گیا کھانا آپ کے گھر والوں کو بہت لذیذ اور مزے دار لگا تھا۔ اب آپ کے ابو نے اُس پکوان سینٹر / باورچی کو خط ارسال کرنے کی ذمہ داری آپ کو دی ہے۔<br>دی گئی صورتِ حال کے پیشِ نظر اُس پکوان سینٹر / باورچی کے نام خط تحریر کیجیے، جس میں درج ذیل نِکات شامل تحریر ہوں:<br>• رشتے دار کے یہاں کی تقریب اور وہاں سب زیادہ پسند آنے والے کھانے کا ذکر،<br>• آپ کے یہاں منعقد کی جانے والی تقریب کی نوعیت اور تاریخ، |

| | |
|---|---|
| | • آپ کی تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں کی ممکنہ تعداد، <br> • آپ کی تقریب میں تیار کیے جانے والے کھانوں کی فہرست۔ |
| **تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)** | 2.3.22 |
| **تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)** | اپنے خیالات کا اظہار رسمی خط اور ای میل کے ذریعے تحریر کر سکیں۔ |
| **کُل نمبر** | 8 |
| **تفہیمی سطح** | اطلاق |
| **نِکات برائے جانچ** | **نفسِ مضمون / متن، ۴ نمبر:** <br> • رشتے دار کے یہاں کی تقریب اور وہاں سب زیادہ پسند آنے والے کھانے کا ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ <br> • آپ کے یہاں منعقد کی جانے والی تقریب کی نوعیت اور تاریخ واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ <br> • آپ کی تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں کی ممکنہ تعداد بتانے پر ایک نمبر دیا جائے۔ <br> • آپ کی تقریب میں تیار کیے جانے والے کھانوں کی فہرست بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ <br> **ساخت، ۴ نمبر:** <br> • خط کے درست اجزا (پیشانی، القاب، آداب، ابتدائیہ، اختتامیہ) تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم تین اجزا کی درست مقام پر موجودگی)۔ <br> • خط کے متن کو تحریر کی مناسبت سے اقتباسات میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم دو پیرے)۔ <br> • خط کو املا کو اغلاط سے پاک ہونے یا صرف تین تک اغلاط پر ایک نمبر دیا جائے۔ <br> • طوالت تحریر کم از کم ۱۴ سطور (الفاظ: ۱۶۰) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نکات (۴ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جائے گا، اجزائے خط علیحدہ ہیں)۔ |
| **مجموعی کارکردگی** | اس سوال کے جواب میں مجموعی کارکردگی بہت اچھی رہی۔ طلبہ کی غالب اکثریت نے اس سوال کے جواب میں بہت ہی عمدہ مکتوب تحریر کیے ہیں۔ طلبہ کی قلیل تعداد توقع پر پوری نہ اتر پائی اور موضوع کو بھرپور طریقے سے نہ نبھا سکی۔ <br> توجہ فرمائیے! امتحانی پرچے میں خط سے متعلق سوال کا جواب تحریر کرتے ہوئے کسی بھی حصے میں اس قسم کے الفاظ / اشارے ہرگز استعمال نہ کیے جائیں جن سے امیدوار (طالبِ علم) کی شناخت ہوتی ہو، یعنی سرنامہ میں اور اختتام پر حروفِ ابجد (ا، ب، ج، د، ہ، و ۔۔۔) استعمال کیے جائیں۔ |
| **بہتر جواب کی صورتیں** | طلبہ کی اکثریت نے خط نویسی کے اجزا اور سوال میں دیے گئے مطلوبہ نِکات کو بہ طورِ خاص ملحوظ رکھا اور موضوع کی مناسبت تک رسائی حاصل کی جو کہ اچھے خطوط (جوابات) کے زُمرے میں آئے۔ نفسِ مضمون / متن کے اعتبار سے یہ سوال 'رسمی خط' کے زُمرے میں آتا ہے، اس لیے تحریری اسلوب پر تکلف اور خط لکھنے کے مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ضروری باتوں کا احاطہ کیا گیا۔ بہتر جوابات |

<table>
<tr>
<td></td>
<td>(خطوط) میں جواب (خط) رشتے دار کے یہاں کی تقریب اور وہاں سب زیادہ پسند آنے والے کھانے کا ذکر، خط لکھنے والے / والی کی جانب سے اپنے یہاں منعقد کی جانے والی تقریب کی نوعیت اور تاریخ واضح کی گئی۔ نیز تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں کی ممکنہ تعداد اور تیار کیے جانے والے کھانوں کی فہرست کو خط میں بیان کیا گیا۔ جملوں میں ربط و تسلسل کی خوبی نے تحریر کو مزید بہتر بنا دیا۔<br>طلبہ نے خط کی ساخت کے پیشِ نظر بنیادی اجزا اور عناصر کو موزوں مقام پر رکھا۔ نیز خط کو حسبِ ضرورت پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کیا، طوالت کا بھی خاص خیال رکھا گیا کہ اتنا مختصر نہ ہو جائے کہ بات مبہم رہے نہ بے جا طوالت کہ مطلوبہ نِکات بیان ہونے سے رہ جائیں، یعنی دی گئی سطور کا مکمل اور بہتر استعمال کیا گیا۔ املا کی اغلاط بھی کم سے کم رہیں۔</td>
</tr>
<tr>
<td>بہتر جواب کا عکس</td>
<td>از کمرۂ امتحان<br>ا.ب.ج شہر<br>11. مئی 2023<br>لذیذ پکوان سینٹر<br>السلام علیکم<br>امید ہے مزاج شریف بخریت ہوں گے۔ میں ا.ب.ج شہر کی رہائشی ہوں اور<br>پچھلے ہفتے ہم نے ح.ج.ح کالونی میں رہنے والے اپنے رشتہ دار کی شادی میں شرکت کی تھی۔<br>اور ہمیں وہاں کا کھانا بہت لذیذ لگا تھا، خاص طور پر چکن بریانی وہاں پکی تھی اس کا کوئی<br>مقابلہ نہ تھا۔<br>چونکہ اگلے ہفتے 19 مئی بروز جمعہ میرے بڑے بھائی کی شادی کی تقریب ہے</td>
</tr>
</table>

| | |
|---|---|
| | اس لیے ہم نے باہمی مشاورت سے ساتھ تقریب کے کھانے کے لیے آپ کے سینٹر کا انتخاب کیا ہے۔ اس تقریب میں خاندان والے اور قریبی عزیز و اقارب کی شرکت ہوگی۔ جن کی تعداد دو سو کے قریب ہوگی۔<br>پچھلی تقریب میں آپ کی بریانی سب کو بہت پسند آئی تھی اسی لیے کھانوں کی فہرست میں اول ذکر میں آپ کی بریانی کا کروں گی۔ بریانی کے ساتھ ساتھ کڑاہی شامی کباب، قورمہ اور پلاؤ فہرست میں شامل ہیں۔<br>اس کے علاوہ میٹھے میں کھیر اور گلاب جامن بھی فہرست میں شامل ہیں۔<br>امید ہے کہ آپ کو فہرست کی سمجھ آ گئی ہوگی، اگر کسی چیز کو سمجھنے میں یا کوئی اور مسئلہ درپیش آیا ہو تو ہم بس ایک کال کی دوری پر موجود ہیں۔ ان شاء اللہ اگلے ہفتے ملاقات ہوگی۔<br>نیک خواہشات کے ساتھ<br>ا۔ب۔ت |
| ناقص جواب کی صورتیں | طلبہ کی بہت کم تعداد اس سوال کا جواب توقع کے مطابق تحریر نہیں کر پائی۔ بہت سے طلبہ نے لکھنے کی کوشش تو کی لیکن املا کی اغلاط نے جوابات کے تاثر کو ناقص بنا دیا۔ نفسِ مضمون / متن کے حوالے سے ایسے طلبہ خط نویسی کے سوال میں دیے گئے مطلوبہ نِکات کو خاطر خواہ اپنے جواب میں شامل نہ کر سکے۔ خط 'رسمی' تھا مگر تحریری اسلوب بے تکلفانہ اپنایا گیا، جو کہ اس نوعیت کے خطوط کا اسلوب نہیں۔ خط نویسی کی ساخت کے اعتبار سے بھی ناآشنائی دیکھنے میں آئی۔ اکثر طلبہ نے 'السلام علیکم' کا املا غلط کرتے ہوئے 'اسلام علیکم / اسلام وعلیکم' درج کیا۔ کچھ طلبہ تو ایسے بھی رہے جو سوال میں دی گئی عبارت کو ہی جواب میں لکھ بیٹھے۔ جملوں میں ربط و تسلسل کے نہ ہونا بھی ناقص جواب کا سبب بنا۔ |

ناقص جواب کا عکس

امتحان حال!

مئی 2022ء2

آپ کو میرا سلام میں (ا ب ج) آپ کو یہ
خط میں اس لیے پیش کرتی ہوں کہ میں کچھ دن پہلے اپنے
گھر والوں کے ساتھ ایک شادی کی تقریب میں شرکت کی
دفعہ اصل میں میرے رشتےدار کی شادی کی تقریب
تھی۔ تو وہاں بہت سے کھانے کھنے کو دیے گے تو میں
اور میرے گھر والے کھانا کھا رہے تھے تو ان کو
اور مجھے کھانا بہت پسندیدہ آیا اور میرے ابو نے آپ
کو یہ خط ارسال کرنے کو بولا ہے۔
اور ہمارے گھر میں ایک تقریب ہیں۔ آپ کے پکوان سبز
سے ہری کھانا بہت ہی اچھا اور لزیز لگا میرے ابو نے کہا
ہے۔ کہ میں آپ کو یہ خط لکھوں اور آپ کو یہ بھی
باتاہ کہ آپ کا کھانا بہت ہی لزیز ہیں۔ اور آج کی
تقریب میں آپ کے ہی پکوان سبزی سے ہی کھانا
کھایا جائے گا۔ ہماری تقریب کو اور ہی اچھا بنانے کے
لیے آپ کا شکریہ آپ کے اس لزیز کھانے سے ہماری
تقریب اب بہت ہی اچھی ہو جائے گی۔ آپ کے اس
کھانے سے بہت متاسر ہوئے ہیں ہم۔ آپ کے اس پکوان
سبزی سے ہرے میٹھا بہت ہی پسند آیا۔ اور آج آپ سے
کھانا منگوانے کر وا رہے ہیں۔ کہ آپ کے پکوان سبزی
کا کھانا بہت لزیز اور اچھا ہیں۔

آپ کا میزبان
(ا۔ ب۔ ج۔)

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

| حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے | حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے | تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں |
|---|---|---|
| • کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔<br>• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔<br>• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔<br>• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔<br>• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔ | • اسٹوری بورڈ<br>• علت و معلول (وجہ اور اثر)<br>• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)<br>• تصوراتی نقشہ / خاکہ<br>• سمعی اور بصری وسائل<br>• سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔<br>• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز<br>• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ ٔنظر)<br>• عملی مظاہرہ | • سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات<br>• ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال<br>• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform<br>https://akueb.knowledgeplatform.com/login |

**اضافی تجویز:** اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کو مکتوب نویسی کے اصول وضوابط اور ساخت کو اچھی طرح ذہن نشین کروائیں۔ بعد ازاں طلبہ کی راہ نمائی میں اُن سے خط نویسی کی ساخت کو واضح کرتا ہوا ایک وضاحتی خاکہ / نقشہ بنوا کر کمرہ ٔ جماعت کی دیوار پر آویزاں کریں۔ طلبہ کی خط نویسی میں مہارت کے لیے مختلف خطوط پڑھنے کے لیے دیے جائیں۔ اس عمل سے انھیں خطوط کا اسلوب سمجھنے میں مدد ملے گئی اور جملہ سازی میں بہتری آئے گی۔

# تدریسی حکمتِ عملی میں تعلمی حاصلاتِ طلبہ کا استعمال

# Annex A: Pedagogies Used for Teaching the SLO

## اسٹوری بورڈ (Storyboard)

**وضاحت:**

یہ ایک بصری طریقۂ تدریس ہے جس میں تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو پیش کرنے کے لیے تصویری مراحل کی ایک ترتیب کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس طریقہ تدریس میں کہانی سنانے کے ذریعے سیکھنے والوں کو خیالات و واقعات کو مرتب کرنے اور پیچیدہ تصورات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

**مثال:**

طلبہ کو ادب (literature) کی کلاس میں ایک ناول، بصری طور پر دوبارہ سنانے کے لیے اسٹوری بورڈ بنانے کا کام سونپا جاتا ہے۔اس ضمن میں وہ کلیدی مناظر کا نقشہ کھینچتے ہیں، سرخیاں (captions) لکھتے ہیں اور اپنی کہانیاں طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی پڑھنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ، تفہیم میں بھی اضافہ ہوتا ہے جس سے اُن کے تخیُّل (imagination) کو فروغ ملتا ہے۔

## علت اور معلول (وجہ اور اثر) (Cause and Effect)

**وضاحت:**

یہ طریقۂ تدریس 'افعال / اعمال اور نتائج' کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔وجہ اور اثر کے تعلقات کا تجزیہ کر کے، سیکھنے والے اپنے اندر اس بات کی گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں کہ واقعات کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور کس طرح ایک فعل / عمل مختلف نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔

**مثال:**

طلبہ 'تاریخ' کی کلاس میں صنعتی انقلاب کے اسباب اور اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں۔وہ یہ تحقیق اور بحث کرتے ہیں کہ کس طرح کسی شے کی تیاری میں تکنیکی ترقی اہم سماجی تبدیلیوں کا باعث بنی، جیسے کہ شہری کاری (urbanisation) اور مزدوروں (labour) کی اصلاح کی تحریکیں۔

## فش اینڈ بون (Fish and Bone)

**وضاحت:**

یہ ایک طریقۂ تدریس ہے جس میں کوئی موضوع طلبہ کو اس طرح پڑھایا جاتا ہے کہ ایک مچھلی کا ڈھانچہ بنا کر اُس کی بڑی ہڈی 'مرکزی موضوع' ہوتی ہے ، جب کہ چھوٹی ہڈیاں اس موضوع سے متعلق دوسرے 'ضروری اجزا' ہوتی ہیں ۔ اس طریقۂ تدریس سے ضروری تصورات اور ان کی متعلقہ وضاحتوں کو اجاگر کر کے فہم کو بڑھایا جاتا ہے۔

**مثال:**

انسانی جسم کی اندرونی ساخت (human anatomy) پر حیاتیات کی کلاس کے دوران انسانی ڈھانچے کے نظام کو سمجھنے کے لیے مچھلی اور ہڈی کی تکنیک

کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں انسانی ڈھانچے (مچھلی) کے اہم اجزا کو پیش کیا جاتا ہے اور ہر ہڈی کی ساخت اور کام (ہڈیوں) کی وضاحت کی جاتی ہے۔

## تصوراتی خاکہ (Concept Mapping)

**وضاحت:**

یہ مختلف مفکرین کے خیالات کے درمیان تعلقات کو بصری طور پر پیش کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اس میں طلبہ کلیدی تصورات کو جوڑنے والے خاکے بناتے ہیں، جس سے ایک مضمون کی مجموعی ساخت کو سمجھنے میں معاونت ملتی ہے۔

**مثال:**

طلبہ نفسیات کے اسائنمنٹ میں شخصیت کے مختلف نظریات کا مطالعہ کرنے کے لیے تصوراتی خاکے کا استعمال کرتے ہیں۔ طلبہ یہ دیکھنے کے لیے کہ مختلف نظریات کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، اُنھیں آپس میں جوڑتے ہیں، مثلاً: فرائیڈ (Freud) کا نفسیاتی تجزیہ، جنگ (Jung) کی تجزیاتی نفسیات، اور بانڈورا (Bandura) کا سماجی علمی نظریہ۔

## سمعی بصری وسائل / ذرائع (Audio Visual Resources)

**وضاحت:**

اس طریقۂ تدریس میں ملٹی میڈیا کے ذریعے ویڈیوز، تصاویر اور آڈیوز کو اسباق میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقۂ تدریس مختلف انداز سے سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے جس سے تعلیمی مواد کو مزید دل چسپ اور موثر بنایا جاتا ہے۔

**مثال:**

استاد جنرل سائنس کی کلاس میں نظامِ شمسی کے بارے میں پڑھانے کے لیے دستاویزی طرز کی ویڈیو کا استعمال کرتا ہے۔ ویڈیو میں سیاروں کی شان دار بصری متحرک تصاویر، ماہرینِ فلکیات کے ساتھ انٹرویوز اور پس منظر کی موسیقی شامل کی جاتی ہے، جس سے نظامِ شمسی کو سمجھنے میں طلبہ کی دل چسپی مزید بڑھ جاتی ہے۔

## سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے (Think, Pair and Share)

**وضاحت:**

ایک باہمی (ایک دوسرے سے) سیکھنے کی تکنیک جہاں طلبہ انفرادی طور پر کسی سوال یا مسئلے پر غور کرتے ہیں، پھر پوری کلاس کے ساتھ اس مسئلے کو بیان کرنے سے قبل پہلے جوڑوں یا چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بیان کرکے اس پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کارپُر اثر تعامل، گفتگو میں نکھار اور متنوع نقطۂ نظر کو فروغ دیتا ہے۔

**مثال:**

استاد انگریزی ادب کی کلاس میں ایک ناول کے اخلاقی المیے / پیچیدگی کے بارے میں سوچنے کے لیے سوال اٹھاتا ہے۔ طلبہ پہلے انفرادی طور پر غور و فکر

کرتے ہیں، پھر جوڑوں میں اپنی رائے پر تبادلہ ٔخیال کرتے ہیں اور آخر میں مختلف نقطہ ٔ نظر سے اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے کمرۂ جماعت میں بہترین انداز میں بحث و مباحثہ میں حصہ لیتے ہیں۔

## اے کے یو ای بی ڈیجیٹل لرننگ سلوشن پاورڈ بائی نالج پلیٹ فارم

## (AKU-EB Digital Learning Solution Powered by Knowledge Platform)

**وضاحت:**

یہ ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو مختلف اور جامع موضوعات سے متعلق ویڈیوز، گیمز اور دیگر مواد فراہم کرتا ہے جنھیں مضمون کی سمجھ اور فہم بڑھانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کے لیے درج ذیل لنک دیکھیے:

https://akueb.knowledgeplatform.com/login

## سوال پوچھنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ ٔ نظر) [Questioning Technique (Socratic Approach)]

**وضاحت:**

یہ طریقہ ٔ تدریس، سقراطی مکالمے کی بنیاد پر فکر انگیز سوالات پیش کر کے تنقیدی سوچ کو متحرک کرتا ہے۔ یہ سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ خیالات کا مطالعہ کریں، اپنے استدلال کا جواز پیش کریں اور تحقیق کے عمل کے ذریعے علم کے دریچوں کو مزید وسعت دیتے رہیں۔

**مثال:**

استاد اخلاقیات کی کلاس میں انصاف کے معنی پر بحث کو آگے بڑھانے کے لیے سقراطی نقطہ ٔ نظر استعمال کرتا ہے۔ تحقیقاتی سوالات کا ایک سلسلہ پوچھ کر، طلبہ اخلاقی اصولوں اور معاشرتی اقدار کی گہری کھوج میں مشغول ہوتے ہیں۔

## عملی مظاہرہ (Practical Demonstration)

ایک ایسا طریقہ ٔ کار جہاں سیکھنے والے نظریات یا مہارتوں کے حقیقی زندگی کے اطلاق کا عملی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس عملی مظاہرے میں نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے منظر ناموں کے ساتھ ملا کر فہم، مہارت کے حصول، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھایا جاتا ہے۔

**مثال:**

استاد فوڈ اینڈ نیوٹریشن کی کلاس میں مچھلی کو بھرنے (اس کے اندر مختلف مصالحہ جات وغیرہ) کے لیے مناسب تکنیک کا مظاہرہ کرتا ہے۔ طلبہ مچھلی کے اندر مصالحہ جات بھرنے کے عمل، چھری کے درست استعمال اور کھانا پکانے کے عمل کا مشاہدہ کرنے کے بعد خود اس کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔

## اظہارِ تشکر

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ (AKU-EB) اردو لازمی SSC-II ای مارکنگ نوٹس کو ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کرنے والے تمام افراد کی گراں قدر شراکت کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہے۔

ہم، فرحان خان، ماہرِ مضمون اردو (AKU-EB) کو ای مارکنگ کے پورے عمل کے دوران مضمون کی قیادت کرنے پر تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہم، خاص طور پر محترمہ اسماء ارشد صاحبہ، سلطان محمد شاہ آغا خان اسکول، کراچی (پرنسپل مارکر) اور محترمہ الماس ضیا صاحبہ، پی ای سی ایچ ایس گرلز اسکول، کراچی (سینئر مارکر) کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے تمام سوالات کی کارکردگی کا جائزہ لیا، امیدواروں کے جوابات میں خوبیوں اور کمزوریوں کو بیان کیا اور بہتر کارکردگی کے لیے سفارشات کے ساتھ تدریسی طریقہ کار کو اجاگر کیا۔

مزید برآں! ہم جائزہ لینے والی معزز ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ای مارکنگ نوٹس کی مجموعی کارکردگی، بہتر اور کمزور جوابات اور تدریسی حکمتِ عملی کی توثیق کے ساتھ ساتھ بہتری کی تجاویز اور تعمیری تاثرات میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔

ان شراکت داروں میں شامل ہیں:

- ڈاکٹر محمد زوہیب، اسپیشلسٹ، کریکولم اینڈ ایگزامینیشن ڈیولپمنٹ، AKU-EB
- رابعہ نثار، اسپیشلسٹ، اسیسمنٹ، AKU-EB
- منیرہ محمد، لیڈ اسپیشلسٹ، اسیسمنٹ، AKU-EB
- زین الملوک، مینجر، ایگزامینیشن ڈیولپمنٹ، AKU-EB
- رابعہ ہیرانی، مینجر، کریکولم ڈیولپمنٹ، AKU-EB
- علی اسلم بجانی، مینجر، ٹیچر سپورٹ، AKU-EB
- ڈاکٹر شہزاد جیوا، سی ای او، AKU-EB